ٹیلیفون نمبر ۹۱

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

قادیان

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی - ۸ عہ
سہ ماہی - ۴ عہ
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ ۲۱ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ مئی - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار - سردرد - اور ضعف کے باعث بدستور علیل ہے - البتہ اسہال کے عارضہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں ۔

آج دوپہر کی ٹرین سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے طلباء ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی - اے کی زیر سرکردگی گورنمنٹ کالج لاہور - اور پرنس آف ویلز کالج جموں کے طلباء کے ساتھ بعض مسائل پر مباحثات کرنے کے لئے گئے ۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب - اور نظارت امور عامہ کی طرف سے قاری غلام مجتبےٰ صاحب بھیرو چیچی ضلع گورداسپور بھیجے گئے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا مما تحبّون

جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے - تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے -

۱ - ”اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو - کہ زمانہ اپنے آخر کو پہونچ گیا ہے - اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے - سو اپنی جانوں کو دھوکا مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ -“ (تذکرۃ الشہادتین)

۲ - ”یقیناً سمجھو - کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے - کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے - اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے - تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے - اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی -“

۳ - ”اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ - کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو - پھر بھی ادب سے دور ہو گا - کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے“

۴ - تم یقیناً سمجھو - کہ یہ کام آسمان سے ہے - اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے - پس ایسا نہ ہو - کہ تم دل میں تکبر کرو - یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی - یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں - میں تمہیں بار بار کہتا ہوں - کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں - ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے“ (الحکم جلد ۷ - صفحہ ۳۲)

۵ - ”ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو - جب بازار جاتا ہے - تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے - پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے - اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے - یا ہے - جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے - یا دینی جو بغیر مال چل سکا - دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے - اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے - پھر کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے - جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنےٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا مما تحبّون - جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جلشانہٗ کی راہ میں خرچ نہ کرو - تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے“ (الحکم ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کیا ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

۱۰ر مئی کو خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کے متعلق حلقہ مسجد مبارک کے احباب نے مہمانخانہ میں جو جلسہ منعقد کیا۔ اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بھی ایک تحریر پڑھ کر سنائی گئی اس میں آپ رقم فرماتے ہیں :۔

آج کا جلسہ جس غرض کے لئے کیا جا رہا ہے۔ وہ بھی ایک نہائت اہم دینی غرض ہے۔ جو اس دہرے جذبہ پر مبنی ہے۔ کہ خدا کی گزشتہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے اس کی بیش از بیش خدمت کا عہد باندھا جائے خلافت جوبلی کیا ہے؟ یہی کہ اے خدا جو فضل تو نے ہم پر نبوت و خلافت جیسی عظیم الشان نعمتوں کے ذریعہ کیا ہے۔ جن میں سے نبوت پر پچاس پورے ہوئے ہیں۔ اور خلافت ثانیہ پر پچیس سال۔ تو ہمیں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ تحیۂ شکر اس رنگ میں قبول فرما۔ کہ ہم اس موقعہ پر تیرے سلسلہ کی خدمت کے لئے آئندہ کے واسطے ایک مضبوط فنڈ قائم کر دیں۔ یہ ایک اسی قسم کا دینی مظاہرہ ہے۔ جس طرح ہفتہ کے سات دنوں کی نمازوں کے بعد جمعہ آتا ہے۔ یا رمضان کے روزوں کے بعد عید الفطر آتی ہے۔ یا حج کے بعد عید الاضحیٰ آتی ہے۔ کیونکہ مومن کی خوشی اور مومن کا شکریہ بھی عبادت کی صورت میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں دین کی خدمت کا ایک بھاری ذریعہ مالی قربانی ہے۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کر کے یہ ثابت کر دیں۔ کہ ہم اپنی سابقہ قربانیوں پر حقیقۃً خوش ہیں۔ اور اس رستہ میں ترقی کرنے میں ہی اپنی خوشی اور سعادت پاتے ہیں۔ اللہ تعالے آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے محلہ کے شایان شان خدمت کی توفیق دے آمین

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے :۔

تتمہ نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

جو طلباء پاس ہیں :۔ محمد ابراہیم صاحب ۴۶۶/۱۰۵۰

جو طلباء کورس کے امتحان میں کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں { (۱) نور احمد صاحب (۲) عبد الرحمٰن صاحب (۳) محمد اسماعیل صاحب } یہ طلباء کالج میں داخل ہو سکتے ہیں تین ماہ بعد کورس میں سپر امتحان ہوگا۔

فیل :۔ منیر احمد صاحب قریشی

ناظر تعلیم و تربیت

نتیجہ امتحان سالانہ درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ قادیان

اب کے امیدواروں میں سے ایک یعنی مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۳۰۰ نمبروں میں سے ۹۵ نمبر لے کر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ایک کا نتیجہ بعد میں شائع کیا جائے گا :۔

ناظر تعلیم و تربیت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ مئی ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے :۔

451	Tjoejoe Hanipah Sb	Batavia
452	Sjocha Sanib	"
453	Mei Sahibah	"
454	Sopija "	"
455	Nj. Djahar Sahibah	"
456	Nj. Emi "	"
456	Nj. Napah "	"
457	Mohd Iljas Sahib	"
458	Nj. Oesnaen Sahibah	"
459	Roemeni Sahib	"
460	Nj. Kainah Sahibah	"
461	Ahmodoen Sahib	"
462	Nj. Masni Sahibah	"
463	Edward D. Kennedy Sb	America
464	Gharbo Mayer Sahib	"
465	Jomuo B. Scothus "	"
466	Elmar Campbell "	"
467	Idell McKnight "	"
468	Sue Cendia Welson Sb	"
469	Homer Jozer "	"
470	J. B. Bainett "	"
471	Amina Sahibah	"

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۸ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں اور (۴) نسیم دعوت بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان بتاریخ ۱۶ر اکتوبر ۳۸ء بروز اتوار ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اس امتحان میں کثرت کے ساتھ شامل ہونگے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جبکہ ضلالت کا سمندر چاروں طرف موجیں مار رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ایک ایسی کشتی ہے جو ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ایک ایسی روشنی ہے۔ جو تاریکی میں گھرے ہوئے دل کو منور کر سکتی ہے۔ اور ایک ایسی تلوار ہے کہ جسکو استعمال کرنے والا کسی میدان میں شکست نہیں کھا سکتا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احباب ان بیش قیمت موتیوں کی قدر پہچانیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پس چاہیئے کہ نہ صرف احباب اس امتحان میں خود شامل ہوں بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کر کے اس میں شامل کرائیں۔ بالخصوص

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

جماعت احمدیہ سے قربانی کا مطالبہ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

میں نے ایک گزشتہ خطبہ میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ

ضلع گورداسپور کے بعض حکام کا رویّہ

جماعت کے بارہ میں نہایت افسوسناک ہے۔ اور وہ متواتر دشمنان احمدیت کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے ہیں۔ اور افسوس ہے۔ کہ ماتحت حکام کے وقار کو قائم رکھنے کے خیال سے ان کے بالا افسر بھی ان کی ان حرکات پر انہیں تنبیہ نہیں کرتے۔ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ بعض حکام نہایت نامناسب طور پر سلسلہ کے خلاف اظہار رائے کرتے ہیں۔ جسے مخالفین سلسلہ ایسے لوگوں میں پھیلا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ یہ غیر جانبدار لوگوں کی رائے ہے۔ اور تبلیغ کا دائرہ محدود ہوتا جاتا ہے۔ آخر میں میں نے جماعت سے خواہش کی تھی۔ کہ انہیں اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے ؎

اس بارہ میں مجھے مختلف افراد جماعت اور انجمنوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں۔ کہ وہ

ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار

ہیں۔ جن جن جماعتوں یا افراد کی طرف سے ایسی اطلاع اب تک نہیں ملی۔ ان سے بھی اسی جواب کی امید کی جاتی ہے۔ اور یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ کوئی مخلص بھی سلسلہ کے لئے قربانی کرنے سے گریز کرے گا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آیا جماعت

قربانیوں کی حقیقت

کو سمجھتی بھی ہے یا نہیں۔ قربانی کی حقیقت کو سمجھے بغیر ہر شخص جس میں جوش پایا جاتا ہے۔ قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ یا عمل کا وقت آتا ہے تو اکثر لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کئی تو کہتے ہیں۔ کہ یہ قربانی حد سے زیادہ ہے۔ اور کئی کہتے ہیں۔ کہ یہ قربانی حد سے کم ہے۔ اور اسی قسم کے بہانوں سے وہ اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں ؎

میں نے بار بار جماعت کو بتایا ہے۔ کہ

قربانی کے بارہ میں ہمارا معاملہ

دوسری تمام اقوام سے جداگانہ ہے دوسری اقوام قانون شکنی کو جائز سمجھتی ہیں۔ لیکن ہمارا مذہب ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے۔ اور اس بارہ میں نہ کسی احمدی کو منفرداً کسی تبدیلی کا اختیار ہے۔ نہ جماعت احمدیہ کو متفقہ طور پر۔ اور نہ کسی خلیفہ کو۔ کیونکہ یہ شریعت کا حکم ہے۔ پس یہ راستہ قربانیوں کا تو ہمارے لئے کلی طور پر مسدود ہے ہم نے اس معاملہ میں کانگرس سے شدید مخالفت کی ہے۔ اور اب بھی جو قوم قانون شکنی پر آمادہ ہو۔ ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ کیونکہ احمدیت کی یہ تعلیم امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جب اس کے سب پہلوؤں پر اچھی طرح غور کیا گیا۔ تو ایک وقت آئے گا۔ کہ دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ

گاندھی جی کی عدم تشدد کی پالیسی

سے یہ اطاعت قانون اور عدم تشدد کی مشترکہ تعلیم بہت زیادہ موثر ہے لیکن اس کی اہمیت ابھی تک بعض احمدی بھی نہیں سمجھے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ قانون شکنی بھی نہ ہو۔ اور عدم تشدد کی پالیسی پر بھی عمل کیا جائے۔ تو پھر

حکومت کو راہ راست پر لانے کا کونسا ذریعہ ہے

اور بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر فرض کرو۔ یہ ذریعہ کامیابی کا ہے بھی۔ تو پھر اس کے ساتھ جو قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس کا کونسا موقعہ ہے۔ جب ہم نے قانون شکنی بھی نہ کی اور عدم تشدد پر بھی عمل کیا۔ تو کوئی ہم سے الجھیگا ہی کیوں؟ اور ہمارے لئے قربانی کا موقعہ کونسا پیدا ہوگا

پہلے شبہ کے متعلق تو میں اس وقت صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بہت سے مسائل بظاہر سادہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے پیچھے بہت بڑی طبعی اور اخلاقی قوتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ کی کلیات پر ہی نظر نہ رکھیں۔ بلکہ اس کی جزئیات اور تفصیلات پر بھی غور کریں تا ہمیں معلوم ہو سکے۔ کہ اس کے پیچھے کس قدر اخلاقی اور نفسیاتی طاقتیں جمع ہیں۔ جب گاندھی جی نے عدم تشدد کی تعلیم دینی شروع کی تھی تو خود ان کے ساتھی اس پر ہنستے تھے۔ اور دل میں کہتے تھے۔ کہ صرف ان کی شخصیت سے فائدہ اٹھالو۔ باقی ان کی تعلیم تو صرف سادھوؤں والی تعلیم ہے۔ لیکن آج بہت سے کانگرسی ایسے ہیں۔ جو حقیقتاً اس تعلیم کو اچھا سمجھتے ہیں۔ حتٰے کہ جن لوگوں نے ان سے اختلاف کر کے تشدد کی پالیسی پر عمل کیا تھا۔ اور جرائم کر کے جیل خانوں میں چلے گئے تھے۔ وہ بھی اپنی غلطی کا اقرار کر کے جیلوں سے واپس آرہے ہیں۔ اس وقت ہماری ہی ایک جماعت تھی۔ جس نے گاندھی جی سے اس لئے اختلاف کیا تھا۔ کہ ان کی

عدم تشدد کی پالیسی

اتنی مکمل نہیں۔ جس قدر ہونی چاہیئے تھی۔ ورنہ باقی سب لوگ اس پالیسی کو اس لئے فضول کہتے تھے

کہ اس سے ملک کو ایک طاقتور ہتھیار سے محروم کر دیا گیا ہے ۔

جس طرح آج بہت سے لوگ عدم تشدد کی خوبیوں کے معترف ہو رہے ہیں۔ ایک دن آئے گا۔ کہ دنیا اس امر کو بھی تسلیم کرے گی۔ کہ صرف عدم تشدد کافی نہیں بلکہ اخلاق حفاظت کے لئے اور دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے

قانون کی اطاعت

بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک حکومت کا قانون توڑنے کے بعد کسی اور حکومت کے قانون کا احترام باقی نہیں رہ سکتا اور اس حربہ کی قیمت بہت ہی گراں دینی پڑتی ہے ۔

دوسرے شبہ کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے زیادہ دھوکے کا خیال اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ جو قانون نہ توڑے۔ اس کے لئے قربانی کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ سب کے سب انبیاء ہمارے عقیدہ کے مطابق قانون کا احترام کرنے والے تھے اور لڑائی اور فساد سے اجتناب کرنے والے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے دشمنوں نے خواہ وہ قوموں کی حیثیت میں ہوں خواہ حکومتوں کی حیثیت میں۔ انہیں دکھ دیئے۔ اور ان کے اچھے ارادوں کو بدی کی طرف منسوب کیا۔ اور ان کی امن کی کوششوں کو فساد کی انگیخت قرار دیا ۔

علاوہ اس کے جو حصہ جد و جہد کا جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ بھی خواہ کس قدر ہی پُر امن ذرائع پر مشتمل کیوں نہ ہو۔

ہر قسم کی قربانی

چاہتا ہے۔ جانی قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اور مالی بھی اور وقتی بھی۔ جانی قربانی صرف اسی کا تو نام نہیں کہ انسان لڑائی میں جان دیدے۔ اگر جانی قربانی اسی کا نام ہو۔ تو انبیاء کو اس قربانی سے محروم قرار دینا پڑے گا۔ کیونکہ لڑائی میں مارا جانے والا تو شاذ ہی ایک نبی بھی نہیں گزرا۔ اور جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں ان کے دشمنوں نے مروا دیا۔ وہ نبی بھی ایک ہاتھ کی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ پس

جانی قربانی کے معنی

لڑائی کے ہرگز نہیں۔ بلکہ میرا یقین ہے۔ اور میں اس یقین پر پختگی سے قائم ہوں۔ کہ جو قومیں جانی قربانی کو لڑائی کے ساتھ مخصوص کر لیتی ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جب کبھی جانی قربانی کے وہ مواقع بہم نہیں پہونچتے۔ جو ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ وہ قوم سست ہو جاتی ہے۔ اور آخر اپنے مقام کو کھو بیٹھتی ہے۔

مسلمانوں میں جہاد کے عقیدہ نے یہی خطرناک نتیجہ پیدا کیا ہے چونکہ جانی قربانی کا مفہوم گزشتہ چند صدیوں سے ان کے نزدیک صرف تلوار کی جنگ کے ساتھ وابستہ ہو کر رہ گیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ جانی قربانیاں جو

تبلیغ کے ذریعہ

سے کرنی پڑتی ہیں۔ یا تو انہیں حقیر نظر آنے لگیں۔ یا بالکل ہی ان کی نظر سے پوشیدہ ہو گئیں اور وہ اپنے مقام کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور تنزل کا شکار ہو گئے۔ اگر وہ یہ سمجھتے۔ کہ تبلیغ بغیر علم کے نہیں ہو سکتی۔ اور وہ جسم کی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ تبلیغ بغیر دور دراز سفروں کے اختیار کرنے اور دشوار گزار گھاٹیوں میں سے گزرنے کے مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور وہ بھی جسم کی قربانی چاہتے ہیں۔ پھر تبلیغ مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک وحشی قبائل تک اسلام کا پیغام نہ پہونچا دیا جائے۔ اور ان لوگوں میں رہ کر مبلغ کی جان اب دن بھی محفوظ نہیں قرار دی جا سکتی۔ اور یہ بھی جان کی قربانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو ہرگز ان کا قدم سست نہ ہوتا۔ اور وہ اس ذلت کو نہ دیکھتے۔ جو آج انہیں دیکھنی نصیب ہوئی ہے ۔

بے شک تبلیغ کے اگر یہ معنے لئے جائیں۔ کہ مہینہ میں اگر کسی دن فرصت ہوئی۔ تو کسی دوست کو ملنے چلے گئے۔ اور اسے تبلیغ بھی کر دی تو اس میں جانی قربانی کا بہت کم نشان ملتا ہے۔ لیکن جس تبلیغ کا اسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تو ایک زبردست قربانی ہے۔ اور اس کے زبردست قربانی ہونے کا کھلا ثبوت یہ ہے کہ جب بھی جماعت سے

قربانیوں کا مطالبہ

کیا جاتا ہے۔ وہ بڑے جوش سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہاں ہم قربانیاں کرینگے لیکن اس قربانی کے پیش کرنے کا بہت کم دوستوں کو موقعہ ملتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قربانی ویسی آسان نہیں جیسی کہ اسے بیان کیا جاتا ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ انسانی نفس

ضمیر کی ملامت

سے سخت تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور اس سے بچنے کا اس نے یہ ذریعہ ایجاد کیا ہے۔ کہ وہ نیکی کی تعریفیں بدلتا رہتا ہے۔ اور جس قربانی کا اس کے لئے موقعہ ہوتا ہے۔ وہ اسے ادنےٰ قرار دے کر اس سے اس طرح پیچھا چھڑا لیتا ہے۔ کہ یہ تو ادنےٰ قربانی ہے اسے کیا پیش کرنا ہے۔ اور بزعم خود ایک اعلےٰ قربانی کے پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ جس کے پیش کرنے کا اس وقت موقعہ نہیں ہوتا۔ اور اس طرح وہ اپنی نظروں میں اور اپنے ہم چشموں کی نظروں میں اعزاز حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر یہ سودا اسے بہت مہنگا پڑتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکام خود انسان کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پس ایسے موقعہ پر جھوٹی عزت حاصل کرنا خودکشی سے کم نہیں ہوتا کیونکہ

لفظی تعریف حقیقی نقصان کا قائم مقام نہیں ہو سکتی

اس تمہید کے بعد میں دوستوں سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا انہوں نے غور بھی کیا ہے۔ کہ احمدیت کس قسم کی قربانیوں کا ان سے مطالبہ کرتی ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب احمدیت ان سے جان کا مطالبہ کرتی ہے۔ تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا۔ کہ جاؤ اور جا کر کسی سے جنگ کرو۔ اور نہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ کسی کو مار کر پھانسی چڑھ جاؤ۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں احمدیت کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ امر اول اس لئے جائز نہیں۔ کہ یہ امر حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حکومت اس وقت احمدیوں کے ہاتھ میں نہیں اور امر دوم اس لئے جائز نہیں۔ کہ اسلام ہمیں قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ پس جب یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ تو یقیناً

احمدیت کا جانی قربانی کا مطالبہ

کسی دوسری صورت ہی میں ہو سکتا ہے۔ اور اسی صورت میں جان کو پیش کرنا سچے طور پر امام کی آواز پر لبیک کہنا کہلا سکتا ہے پس جو دوست میری آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ یا لبیک کہنے کا دل میں ارادہ کر رہے ہیں۔ انہیں خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس وقت کی جانی قربانیاں گزشتہ زمانے کی جانی قربانیوں سے مختلف ہیں

اور اگر میں اس وقت کی مشکلات کو سمجھنے میں غلطی نہیں کرتا۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ کی نفسی کیفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قربانیاں اگر پہلی قربانیوں سے زیادہ مشکل نہیں تو کم بھی نہیں ہیں:۔

ہم ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جس میں

جھوٹ اور فریب کو تمدنی اور سیاسی تقدس

حاصل ہے۔ یعنی تمدن اور سیاست نے اس زمانہ میں جھوٹ کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ پہلے زمانہ میں لوگ جھوٹ تو بولتے تھے۔ مگر کہتے یہی تھے۔ کہ جھوٹ بری شے ہے۔ لیکن آج اسے سیاست اور تمدن کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ اور اس زمانہ کے لوگوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جھوٹ وہی گناہ ہے۔ جو پکڑا جائے اور ناکام رہے۔ جو جھوٹ پکڑا نہیں جاتا۔ اور ناکام نہیں رہتا۔ وہ گناہ نہیں۔ یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں اس قدر راسخ ہو چکی ہے۔ کہ شاید بہت سے لوگ دنیا کی ذہنیت میں اس تبدیلی کے وقوع کو محسوس بھی نہیں کرتے۔ بلکہ یہ جھوٹ اب اس قدر پھیل گیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ جھوٹ بولتے ہوئے خود بھی محسوس نہیں کرتے۔ کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ تمدنی تعلقات سیاسی معاملات مذہبی مباحثات معاشرتی امور سب کے سب جھوٹ پر مبنی کر دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ عجیب متناقض دعوے نہیں ہیں؟ کہ آج کل سچا دوست اسے سمجھا جاتا ہے۔ جو دوست کی خاطر جھوٹ بولے۔ ملک کا سچا خیر خواہ وہ ہے۔ جو مخالف حکومت کو سب سے زیادہ جل دے سکے۔ سچ اور جھوٹ کی یہ آمیزش پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ اس پُرآشوب زمانہ میں رہتے ہوئے ہم لوگ بحیثیت جماعت کب اس گندگی سے بچ سکتے ہیں؟ میں ذاتی طور پر اپنے نفس کے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ کئی عام حالتوں میں سچ بولنے والے احمدی جب ایک دوست کو مصیبت میں دیکھتے ہیں۔ تو اس کے بچانے کے لئے اپنے بیان میں ایسی تبدیلی کر دیتے ہیں۔ جو ان کے دوست کے فائدہ کے لئے ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ

احمدیوں کا سچائی کا معیار

دوسروں سے بہت بالا ہے۔ مگر ایک دودھ کے پیالے میں پیشاب کا ایک قطرہ بھی تو اسے گندہ کر دیتا ہے۔ اور جسم انسانی کے ایک حصہ میں جو مرض پیدا ہو۔ بقیہ حصہ بھی تو اس کے اثرات سے محفوظ نہیں کہلا سکتا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ اس مرض کو دور کرنے کے بغیر ہم کامیاب ہو سکتے ہیں؟ یا اپنے دشمنوں کو زیر کر سکتے ہیں۔ دشمن ہم پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اور بعض حکام کو بھی وہ اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسے ظلموں کو تم کلی طور پر کس طرح دور کر سکتے ہو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اس پر ظلم ہوئے۔ اور بہت ہوئے۔ مگر اس کی ترقی کا زمانہ بھی تو ایسی مثالوں سے خالی نہیں۔ ایک جابر بادشاہ پر بھی تو بعض دفعہ لوگ ظلم کر سکتے ہیں۔ ایک فاتح جرنیل بھی تو کبھی کبھار مشکلات کا شکار ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں اس امر کے خلاف شکوہ نہیں ہے۔ اور ہو بھی نہیں سکتا۔ ہمیں تو اس ماحول کے خلاف شکوہ ہے۔ جو ہماری

تبلیغ کے رستہ میں روک

بن گیا ہے۔ اس شہرت کے خلاف شکوہ ہے۔ جو غلط پراپیگنڈا کے ذریعہ سے جماعت کے خلاف لوگوں میں پیدا کر دی گئی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اس شہرت کو دور کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت کے لوگ احمدیت کے ارد گرد ایک ایسی مضبوط دیوار بنا دیں۔ کہ دشمن کا پراپیگنڈا اس کو توڑ کر آگے نہ جا سکے اور یہ دیوار سچائی اور دیانت کی دیوار کے سوا اور کونسی ہو سکتی ہے؟ جو شخص اپنے تجربہ سے احمدیت کے اخلاق کا قائل ہو جائے۔ وہ دوسرے کی بات کو کب تسلیم کرے گا؟ مجھے ایک دوست نے سنایا کہ ان سے ایک بڑے افسر نے کہا۔ کہ میرے ساتھ جس قدر احمدیوں نے کام کیا ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ احمدی نہایت دیانتدار ہوتے ہیں۔ وہ دوست کہتے ہیں۔ کہ اس افسر پر آپ کے متعلق برا اثر ڈالا گیا تھا۔ اس لئے میں نے جواب دیا کہ کیا آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جس شخص نے ہمیں دیانت اور سچائی سکھائی ہے وہ خود بد دیانت ہوگا؟ اور اس کا اس افسر پر گہرا اثر پڑا:۔

یہ مثال ہر شہر ہر ضلع۔ ہر گاؤں۔ اور ہر قصبہ۔ بلکہ ہر محلہ میں دہرائی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ احمدی اپنے اندر سچائی اور دیانت پیدا کریں۔ بے شک دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو آنکھوں دیکھی خوبی کو کھوٹے پیسے کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ لیکن کانوں سنے عیب کو سچے موتی کی طرح دامن میں باندھ لیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ کم ہیں۔ زیادہ تر دنیا تجربہ سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ کم سے کم اس تجربہ سے جو ان کے ذاتی فائدہ کے خلاف نہ پڑتا ہو۔ ان لوگوں کو متاثر کرنا ہر احمدی کے قبضہ میں ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی جان اپنے جذبات اور مال کی قربانی کرے آخر لوگ سچ کو کیوں چھوڑتے ہیں؟ اپنے جسم کو تکلیف سے بچانے کے لئے۔ یا اپنے مال کو بچانے۔ یا بڑھانے کے لئے۔ اگر احمدی یہ ارادہ کر لیں کہ خواہ ہمارے جسم کو کس قدر ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ ہم سچ ہی بولیں گے۔ اور ہمارے جذبات کو کس قدر ہی ٹھیس کیوں نہ لگے۔ ہم راستی کو نہ چھوڑیں گے۔ اور ہمارے مال کو کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچے۔ ہم حق بات ہی کہیں گے۔ تو یہ جانی قربانی بھی ہوگی۔ اور جذبات کی قربانی بھی ہوگی۔ اور مال کی قربانی بھی ہوگی۔ مگر باوجود اس کے نہ اس میں لڑائی کرنی پڑے گی۔ نہ حکومت سے جھگڑا ہوگا۔ نہ کسی اور قوم سے بکھیڑا۔ جو لوگ اسے بڑی قربانی سمجھتے ہوں میں انہیں کہتا ہوں۔

اس بڑی قربانی کو خدا کے لئے پیش کرو

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کونسی جانی قربانی ہے۔ یا مالی قربانی ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں۔ تم سردست اس چھوٹی قربانی کو خدا کے لئے پیش کرو۔ پھر دیکھو۔ اس سے کیسے شاندار نتائج نکلتے ہیں۔ اور کس طرح احمدیت کے دشمن خواہ عام افراد ہوں خواہ حکومت کے بعض افسر جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے والی کوششوں میں ناکام رہتے ہیں یقیناً اس طرح تم احمدیت کے ارد گرد اخلاقی نیکیوں کی ایک ایسی فصیل تیار کر دو گے جس کو توڑنا کسی دشمن کی طاقت میں نہ ہوگا۔ کیونکہ

اخلاقی قلعے

وہ قلعے ہیں جنہیں حکومت کی توپیں بھی توڑنے سے قاصر رہا کرتی ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ ان مصائب کے زمانہ میں کیا قربانی نہیں۔ کہ آپ میں سے ہر ایک اپنے اخراجات کو کم کر کے سلسلہ کی امداد کرے۔ تاکہ سلسلہ کے بار کو بھی کم کیا جائے اور مخالفوں کے پروپیگنڈا کو بھی بے اثر بنایا جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فذکر ان نفعت الذکریٰ وعظ و نصیحت کرتا رہ۔ کیونکہ وعظ و نصیحت پہلے بھی فائدہ دے چکی ہیں۔ بظاہر یہ قربانی چھوٹی معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ قربانی چھوٹی نہیں۔ کیونکہ جماعت کا ایک معتدبہ حصہ مالی قربانیوں میں پیچھے ہے

مستقل مزاج نہیں۔ اور انکی کمزوریوں کے لمحات سلسلہ کے بار کو اس قدر زیادہ کر دیتے ہیں۔ کہ باقی روپیہ کے خرچ کا بھی وہ فائدہ نہیں پہونچتا جو پہونچنا چاہیئے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ

ہم سب کچھ قربان کرنا چاہتے ہیں

میں انہیں کہتا ہوں۔ آؤ سلسلہ کے لئے مستقل اور کبھی نہ رکنے والی مالی قربانی کرو اس سے بھی دشمن کے حملے کمزور پڑ جائیں گے۔ کیونکہ سلسلہ کی مالی پریشانیاں بہت سی تبلیغی جدوجہد کو روک دیتی ہیں۔ یہ مالی قربانی بھی درحقیقت جانی قربانی ہی ہے۔ کیونکہ جس حد تک سلسلہ اب ان کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ احمدیوں کے کھانے پینے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مالی قربانی بھی اب جسمانی قربانی بن گئی ہے۔

مگر صرف اس حد تک جانی قربانی کافی نہیں ہو سکتی۔ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات بعض لوگوں سے اس قربانی کا بھی مطالبہ کرتی ہیں۔ کہ وہ

پورا وقت دین کی خدمت کے لئے

لگائیں۔ تاکہ جو کام پوری توجہ چاہتے ہیں وہ ادھورے نہ رہ جائیں۔ ہمارا سلسلہ الہٰی سلسلہ ہے۔ اسے ہر قسم کی لیاقت رکھنے والے لوگوں کی ضرورت ہے۔ اور سلسلہ کے کام اس قدر وسیع ہو چکے ہیں۔ کہ ان کے سنبھالنے کے لئے ایک بڑی جماعت ہمیں درکار ہے۔ میں نے اس بارہ میں وقف زندگی کا دو دفعہ اعلان کیا ہے۔ اور نوجوانوں نے بڑھ بڑھ کر اس آواز کا جواب بھی دیا ہے۔ لیکن ابھی مجھے اس سلسلہ میں

اور آدمیوں کی ضرورت ہے

یہ لوگ گریجوایٹ ہونے چاہئیں۔ کچھ انگریزی کے اور کچھ عربی کے۔ یعنے اپنے آپ کو پیش کرنے والے نوجوان بی۔ اے ہوں یا مولوی فاضل ہوں تاکہ ان کی ابتدائی تعلیم پر روپیہ اور وقت خرچ نہ ہو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ

سلسلہ کے نوجوان

اس معاملہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنی قربانی سے آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک اچھا نمونہ قائم کریں گے۔

دینی کاموں کے لئے عربی کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ لیکن میں نے انگریزی کے گریجوایٹ بھی طلب کئے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ بغیر انگریزی کے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح بہت سے کام ہندوستان میں بھی انگریزی دان طبقہ ہی کر سکتا ہے۔ اگر بعض فنون کے ماہر بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو وہ مفید ہو سکتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر یا وکیل۔ یہ وقف کرنے والے لوگ وہی ہوں جن کو یا گھر سے امداد کی امید ہو سکے۔ یا پھر قلیل گزاروں پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

میں متواتر کہہ چکا ہوں کہ

تحریک جدید کے کام کی بنیاد

روپیہ پر نہیں رکھی گئی۔ اس میں شامل ہونے والے دوست ایک مجاہد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کچھ مل گیا تو انہیں دیدیا جائیگا۔ نہ ملا تو نہ دیا جائے گا۔ اس کی تفصیلات اختصاراً اس سال کی شوریٰ کے ایجنڈے میں شائع ہو چکی ہیں۔ جو دوست دیکھنا چاہیں اپنی جماعت کے سکرٹری کے پاس دیکھ سکتے ہیں۔ یا دفتر تحریک جدید سے منگوا سکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے نوجوان جو ہمیشہ ایسے مواقع پر اپنے ایمان کا ثبوت دیتے چلے آئے ہیں۔ آج بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ اس وقت پانچ انگریزی کے اور دس بارہ عربی کے گریجوایٹ اس صیغہ میں کام کر رہے ہیں۔ یا تبلیغ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ قربانی نوجوانوں کے لئے ناممکن نہیں میرا منشاء یہ ہے کہ تحریک جدید کے ماتحت وقف کرنے والے نوجوانوں کو دینی و دنیوی علوم میں پوری مہارت پیدا کرائی جائے۔ تاکہ وہ حسب ضرورت سلسلہ کے ہر کام کو سنبھالنے کے قابل ہوں۔ اور اگر مالی طور پر انہیں دوسروں سے زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں تو علمی طور پر انہیں بدلہ بھی دوسروں سے زیادہ مل جائے۔

یہ پہلی قسط ہے جماعت سے قربانی کے مطالبہ کی

جو میں جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پھر خلاصۃً اسے دہرا دیتا ہوں۔

(۱) سچائی اور دیانت کا اقرار اور اپنے تمام کاموں میں عملاً اس کا اظہار حتیٰ کہ غیر لوگ بھی اقرار کریں۔ کہ احمدی راستباز اور دیانت دار ہوتے ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے پراپیگنڈا کو قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

(۲) تبلیغ اس طرح نہیں کہ فرصت کا وقت نکال کر کی جائے۔ بلکہ کام کا حرج کر کے بھی سوائے اس کے کہ انسان دوسرے کا ملازم ہو۔ اس صورت میں اپنے آقا کے مفاد کا خیال رکھنا اس کے لئے ضروری ہے۔ تبلیغ کی جائے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تبلیغ صرف زبانی نہیں ہونی چاہیئے۔ احمدیت کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوست خدمتِ خلق کے کام بھی کیا کریں کیونکہ عملی تبلیغ زبانی تبلیغ سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اسی لئے میں نے خدام الاحمدیہ کو قائم کیا ہے۔ جو بعض جگہ اس بارہ میں نہایت اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۳) چندوں میں باقاعدگی اور باقاعدگی کے بعد سابقت کی روح کا پیدا کرنا میرا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ ہر احمدی مالی قربانی میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ حتیٰ کہ سلسلہ کی مالی پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اور اس کی اشاعت کا دامن وسیع ہو جائے۔

(۴) بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ مولوی فاضل ڈاکٹر وکیل نوجوان اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ تا انہیں سلسلہ کے کاموں اور تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔ اور وہ سلسلہ کا نام دنیا کے کناروں تک پہونچانے کا کام کریں۔ اور اس کے علاوہ سلسلہ کے جن اور کاموں میں انکی خدمات کی ضرورت ہو۔ انکے لئے وہ اپنے آپکو پیش کریں۔ اگر کوئی نوجوان ان اغراض کے لئے طالب علمی کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اور وہ ایک دو سال میں فارغ ہونے والے ہوں۔ تو وہ بھی اپنے نام پیش کر سکتے ہیں۔

(۵) ہر حکومت اور ہر تنظام کے قانون کی پابندی کرتے ہوئے دین کی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ کہ اس پر عمل کرنیکے بغیر ہم احمدیت کی تعلیم کی برتری ثابت نہیں کر سکتے۔

(۶) چھٹی بات جو درحقیقت تبلیغ کا ہی ایک حصہ ہے میں اسجگہ اسکا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ مخالف ہر جگہ حکام اور دیگر باثر لوگوں کے کان بھرتا رہتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بہت سے بارسوخ لوگ اور افسر متواتر غلط باتیں سنکر احمدیوں کے خلاف متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے

ہر ضلع میں پراپیگنڈا کمیٹیاں بنائی جائیں

جو اپنی اپنی جگہ مختلف اقوام کے چیدہ لوگوں سے اور حکام سے ملتی رہیں اور احمدیت کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کی حقیقت سے انہیں آگاہ کرتی رہیں۔ وہ افراد بھی جن کو اللہ تعالٰے نے کوئی پوزیشن دی ہے۔ اپنے تعلقات کو بڑھائیں اور ہر قسم کے حکام کو یا ہر شعبہ زندگی میں اثر رکھنے والے دوسرے افراد کو اس شرارت سے آگاہ کرتے رہیں۔ جو سلسلہ کے دشمن اس کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور ان حکام کے رویہ سے بھی واقف کریں جو محض تعصب یا دشمنوں کی جھوٹی باتوں سے متاثر ہو کر جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان افراد اور کمیٹیوں کو چاہئیے کہ اپنے کام سے مرکز کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ اور جو مشکلات پیش آئیں ان کے متعلق مرکز سے مشورہ لیتے رہا کریں۔ اس کے لئے ہر جماعت کو ایک

سکرٹری امور عامہ

مقرر کرنا چاہئیے۔ جس کی غرض زیادہ تر اس کام کو منظم صورت میں کرنا اور کرانا ہو۔ میں سمجھتا ہوں اگر دوست میری اس تجویز پر علاوہ دوسری تجاویز کے عمل کرنا شروع کریں تو بہت جلد اس فتنہ کی سختی کم ہو جائے گی۔ اگر ایک طرف سچائی اور قربانی خدا تعالٰے کے فضل کو کھینچے گی تو دوسری طرف تبلیغ اور پراپیگنڈا لوگوں کو حقیقت حال سے واقف کر کے دشمن کے ضرر کو محدود کریں گے۔

اللہ تعالٰے سے دعا

ہے کہ تمام جماعت کو اس وقت کی ضرورت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اور جوش اور اظہار غضب کے بجائے سچی قربانی کے پیش کرنے اور اس پر مستقل رہنے کی توفیق دے۔ کیونکہ قربانی وہ نہیں جو ہم پیش کرتے ہیں قربانی وہی ہے جس کا زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہمارا رب ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارے دشمنوں کو ہم نے نہیں۔ بلکہ ہمارے خدا نے شکست دینی ہے۔ سچی قربانیاں کرو اور دعائیں کرو اور کبر اور خود پسندی کو چھوڑ دو اور بڑے ہو کر منکسر مزاج بنو اور طاقت رکھتے ہوتے ہوئے عفو کو اختیار کرو تا اللہ تعالٰے تمہارا مددگار رہو۔

یاد رکھو کہ جن قربانیوں کا میں پہلی قسط کے طور پر مطالبہ کر رہا ہوں۔ معمولی قربانیاں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نفس کو مارنا دشمن کو مارنے سے بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ اگر جماعت صداقت کے اس معیار کو قائم کر دے جسے سلسلہ احمدیہ پیش کرتا ہے تو یقیناً اسے کوئی دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کمزوری ہماری ہی طرف سے ہوتی ہے ورنہ ہمارا خدا وفادار ہے۔ وہ خود ہمیں نہیں چھوڑتا۔ والسلام۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار
مرزا محمود احمد

علاقہ سندھ میں تبلیغی دورہ

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی مبلغ سلسلہ جو اب صوبہ سندھ کے انچارج مبلغ مقرر کئے گئے ہیں مندرجہ ذیل جماعتوں کا ماہ جون کے اندر اندر دورہ کر کے واپس کوٹری پہنچ جائیں گے۔

(۱) مبارک آباد اسٹیٹ (۲) محمود آباد اسٹیٹ (۳) احمد آباد اسٹیٹ (۴) محمد آباد اسٹیٹ (۵) منور آباد اسٹیٹ (۶) ناصر آباد اسٹیٹ (۷) نسیم آباد اسٹیٹ (۸) چک نمبر ۲۰ - نمبر ۹ جھڈو نمبر ۱۰ گوٹھ مہر محمد بوٹا - نمبر ۱۱ حبیس آباد نمبر ۱۲ کوٹ احمدیاں نمبر ۱۳ میرپور خاص نمبر ۱۴ سینجر چانگ نمبر ۱۵ کوٹری۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ سے خطاب

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اے قوم آنکھ کھول سنبھل ہوشیار ہو — ایسا نہ ہو کہ گرد ستم کا شکار ہو
طوفان ہائے بحر حوادث سے خوف کیا — خوف خدا کو دل میں جگہ دے کہ پار ہو
دنیا کی قوتوں سے نہ ڈر تو خدا سے ڈر — محفوظ ہر بلا سے ہے۔ وہ جس کا یار ہو
میدان عشق و صدق بہت خاردار ہے — ایسا نہ ہو قبائے وفا تار تار ہو
پائے ثبات میں نہ ہو لغزش سنبھل کے چل — شرمندہ تجھ سے خود ستم روزگار ہو
تیرے مقابلہ میں ہیں افواج باطلہ — اغلب ہے چار سمت سے اب تجھ پہ وار ہو
سامان زیب و زینت دنیا نہ ہوں نہ ہوں — ساز جنون عشق سے تیرا سنگھار ہو
میدان کربلا میں تو مردانہ وار آ — ہونے دے تیر ظلم اگر دل کے پار ہو
تجھ پر نثار ہو گی فتحمندئ جہاں — اسلام پر فدا ہو خدا پر نثار ہو
تو فکر جان و مال نہ کر سب خدا پہ چھوڑ — صبر و رضائے حق پہ تیرا انحصار ہو
وہ کارساز خود ہے بنائیگا تیرے کام — تو اپنا کام کر کہ خدا غمگسار ہو
دنیا کی ذلتوں سے نہ ڈر اے شہید عشق — عزت اسی میں ہے کہ فلک پر وقار ہو
یہ تیرے بانکپن کی مراسم میں ہیں شریک — طوق و رسن ہوں تیغ جفا ہو کہ دار ہو
دنیا پھنسی ہوئی ہے تعیش کے جال میں — تیری اگر مدد ہو تو یہ رستگار ہو
تو مر کے ان مری ہوئی قوموں میں جان ڈال — تا زندہ دل شہیدوں میں تیرا شمار ہو
قربانیوں میں مال کی تم کو جھجک ہو کیوں — تم تو خدا کی فوج ہو اور جان نثار ہو
تحریک اور جوبلی کے وعدے ہیں پیر گیا — تم چاہو تو پہاڑ بھی میدان دار ہو
تم رخ جدھر کرو گے خدا کا بھی ہوگا رخ — یہ وعدۂ خدا[1] ہے تو کیوں بیقرار ہو
جو چاہو گے وہ ہوگا اگر متقی ہو تم — تم آزما کے دیکھ لو گر دیدہ وار ہو
تم آگ[2] میں خدا کے لئے پڑ کے دیکھ لو — ہو جائے گی سلامتی کیسی ہی نار ہو
جھونکوں میں تم خزاں کے چلو اور خوش رہو — تم زینت زمانہ ہو عالم بہار ہو
جور و ستم کی آندھیاں چڑھتی ہیں چڑھنے دو — صبر و سکوں سے کام لو گر ہوشیار ہو
ناپائدار ہوتی ہے طوفان کی زندگی — مومن کو کیا زوال اگر استوار ہو
دشمن مقابلہ میں فنا ہوں گے ایک دن — لیکن مقابلہ بھی تو مردانہ وار ہو
تم صبر و شکر اور دعاؤں سے کام لو — جب تک نزول رحمت پروردگار ہو
یا رب دعائے گوہر مسکین قبول کر — محمود فتحیاب عدو اس کا خوار ہو

نوٹ:- [1] الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ
[2] الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام "قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علٰی ابراہیم۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

عشرہ وصیت منانے کی تحریک

اخبار الفضل ۱۳ رمئی ۱۹۳۶ء میں سکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے شائع کرایا ہے کہ ۲۱ رمئی تا ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء تک زیادہ سے زیادہ تعداد میں وصیتیں کرائی جائیں۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی انجمن ہے۔ جو نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد حصہ لے ہر جگہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے نوجوان اس تحریک میں حصہ لیں۔ یہ تحریک بہت ہی بابرکت اور باموقعہ ہے۔ کیونکہ یہ سال قربانی کا ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

موت کیا ہے؟ عارضی جدائی!

ماں کی موت ایسا سانحہ نہیں جس پر اس کے فرزندوں کی آنکھیں آنسو نہ بہائیں۔ انسان خواہ کتنا بڑا ہو جائے اس کے خیالات و افکار کتنے بلند ہو جائیں اس کا مرتبہ کتنا اعلےٰ ہو جائے بہرحال ماں کے وجود میں وہ سکینت اور اطمینان پاتا ہے۔ جسے دنیا کی کسی اور چیز میں تلاش کرنا عبث ہے۔ پھر جتنا جتنا انسان حساس ہوگا۔ اسی قدر والدہ کی وفات پر اس کے جذبات ابھرینگے۔ اس کے دل میں ٹیس پیدا ہوگی۔ یہ ایک طبعی امر ہے۔ فطرتی جذبہ ہے۔ شریعت اس جذبہ کو قابل قدر اور ضروری قرار دیتی ہے۔

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات کا نہ صرف انہیں اور ان کے بھائیوں کو صدمہ ہے۔ بلکہ ہر سچے احمدی کو صدمہ ہے۔ اس لئے بھی کہ وہ اپنی ذات میں ایک پاکباز خاتون تھیں۔ سلسلہ احمدیہ کا سچا درد رکھنے والی تھیں۔ احمدیت کے لئے پیکر ایثار و قربانی تھیں۔ پھر اس لئے بھی کہ ان کی وفات سلسلہ احمدیہ کے ان جاں نثار فرزندوں کے گہرے صدمہ کا موجب ہے جو ہر موقعہ پر احمدیت کے لئے سینہ سپر رہتے ہیں۔ ان کا صدمہ جماعت کا صدمہ ہے۔ مرحومہ کا ایک خاص وصف جس کا مجھے بھی تجربہ ہے یہ تھا وہ احمدیت کی تبلیغ اور سلسلہ کے مبلغین کی بہت حوصلہ افزائی فرمایا کرتی تھیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

جو پیدا ہوا۔ ایک دن ضرور فوت ہوگا۔ حی و قیوم صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ لیکن وہ والدین جو اپنے پیچھے بہترین اولاد چھوڑ جائیں ان پر موت نہیں آتی۔ مرحومہ کی ذاتی زندگی کے علاوہ جب ان کی اولاد پر نگاہ کی جائے تو ان کی موت قابل رشک نظر آتی ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ایسا فدائی اسلام۔ چوہدری شکر اللہ خاں صاحب ایسا غیور احمدی۔ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ایسا جاں نثار احمدیت اور چوہدری عبد اللہ خاں صاحب ایسا مخلص خادم سلسلہ جس ماں کے فرزند ہوں کون اسے فوت شدہ کہہ سکتا ہے۔ عربی میں بطور تعزیت کہتے ہیں۔ ما مات من خلفت مثلك - وہ تو ایک رسم ہے مگر یہاں امر واقع کے طور پر میں کہتا ہوں ما ماتت من خلفت مثلکم

مرحومہ کے انتقال کے تھوڑی دیر بعد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی معیت میں جناب چوہدری صاحب موصوف کی کوٹھی کی طرف جا رہا تھا۔ جذبات ابھرے ہوئے تھے۔ والدہ کی وفات کے صدمہ کا تصور میرے لئے بالکل تازہ تھا۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔ کامل الایمان لوگ بہت تھوڑے ہیں ہزاروں میں سے ایک ورنہ انسان کے لئے موت کی جدائی بالکل عارضی جدائی ہے۔ عام طور پر لوگ اس صدمہ کو حد سے زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ اس عارفانہ کلام نے مجھے چونکا دیا۔ خیالات کی رو بالکل بدل گئی۔ میں نے کہا بالکل سچ ہے اگر ہم موت کے اس سچے فلسفہ کو قبول کر لیں۔ اور یہ یقین ہمارے دل کی گہرائیوں میں قائم ہو جائے۔ تو مصیبت بہت حد تک ہلکی ہو جاتی ہے۔ مومن کا ٹھکانا جنت ہے۔ پہلے جانے والا ہم سے کچھ عرصہ پیشتر آرام کی زندگی میں داخل ہو گیا۔ اور ہم اگر خدا چاہے تو کچھ عرصہ بعد اس سے جا ملیں گے۔ یہ جدائی خواہ دس بیس یا پچاس سال کی کیوں نہ ہو۔ بہرحال عارضی ہے۔ قرآنی آیات الحقنا بھم ذریتھم اور یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم نیز اہل قبور سے ہر زیارت کے موقعہ پر مومنوں کا خطاب انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ اسی حقیقت کو ہمارے لئے واضح کرتے ہیں۔ جس کا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ذکر فرمایا۔

پس ہمیں تقوی پر گامزن رہ کر ایام حیات بسر کرنے چاہئیں۔ تاکہ ہم بھی پہلے کامران لوگوں کی معیت میں وارث فردوس اعلےٰ بن سکیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

کیا آپ نے تحریک جدید کے دو سکرٹری منتخب کر لئے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ تمام جماعتیں تحریک جدید کے دو سکرٹری مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ایک مالی سکرٹری اور ایک عام سکرٹری۔ مالی سیکرٹری چندے کے جمع کرنے کا کام کرے۔ اور عام سیکرٹری دوسری شرطوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے مالی سیکرٹری ہو سکتا ہے کہ موجودہ مالی سیکرٹری ہی تجویز کر لیا جائے۔ یہ اطلاعات فوراً مل جانی چاہئیں۔ اور ان لوگوں کو فوراً چندوں کی وصولی کا کام کر دینا چاہئیے۔ اور میری منظوری کا انتظار نہیں کرنا چاہئیے۔

آپ کی جماعت چھوٹی ہے یا بڑی۔ شہری ہے یا دیہاتی کیا انتخاب کر کے اطلاع بھیج چکی ہے۔ اگر نہیں تو آپ نہ صرف فوری انتخاب کی ہی اطلاع کریں۔ بلکہ تحریک جدید کے چندہ کے کام کو بھی شروع کریں۔ اور چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے آپ تحریک جدید کا روپیہ فوراً ساتھ کے ساتھ بھجواتے جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ضروری اطلاع

سردار نذر حسین صاحب و مولوی مدد خاں صاحب انسپکٹران بیت المال کو ضلع گورداسپور کی انجمنوں میں اور حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر کو ضلع لائل پور اور سرگودھا کی انجمنوں کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی مقامی جماعتیں ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ کے انگریزی دان اصحاب

کچھ عرصہ ہوا نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایسے اصحاب جو گریجوایٹ ہوں اور وہ اردو زبان سے انگریزی میں اچھی طرح ترجمہ کر سکتے ہوں اپنے اسماء سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں اس اعلان میں یہ بات مد نظر تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرایا جا سکے۔ اور عند الضرورت دوسرے رنگ میں بھی ان اصحاب کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اس اعلان پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔

(۱) پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ فیروز پور
(۲) سید سمیع الدین صاحب بی اے بی ٹی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
(۳) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ چک ۱۰۵ ضلع لائل پور
(۴) ملک عمر علی صاحب آف ملتان حال قادیان
(۵) پروفیسر عبد الباقی صاحب ایم اے سعدی پور مونگھیر
(۶) مولوی علی احمد صاحب ایم اے جامپور جنوبی بھاگل پور
(۷) مولوی اے سائیف محمد عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج راجشاہی بنگال
(۸) مولوی محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی مدراس
(۹) مولوی محمد عیسیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی کلکتہ
(۱۰) مولوی محمد ظریف صاحب ایم اے سعدی پور مونگیر
(۱۱) مولوی اکرام الحق صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بھاگل پور شہر
(۱۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ
(۱۳) مولوی محمد ایوب صاحب بی اے ایل ایل بی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آرہ (بہار)
(۱۴) ملک بشیر احمد صاحب لیکوئیڈیٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز مظفر پور (بہار)
(۱۵) ایم آئی ملک صاحب بی ایس سی۔ آئی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل ویٹرنری کالج پٹنہ
(۱۶) مولوی محمد عثمان صاحب بی۔ اے۔ پٹنہ
(۱۷) مولوی احمد صاحب ایم اے امپیریل سیکرٹریٹ نئی دہلی
(۱۸) مولوی ابو الرشید صاحب ایم اے رحمانیہ کالج بھاگل پور
(۱۹) مولوی محمد سمیع صاحب ایم اے پلیڈر دلاور پور مونگھیر
(۲۰) مولوی عبد السلام صاحب بی اے مقام حسین ضلع مونگھیر
(۲۱) مولوی محمد ناصر الدین صاحب بی اے پلیڈر بیگو سرائے
(۲۲) مولوی احمد رحمٰن صاحب ایم اے اسسٹنٹ ماسٹر ضلع سکول بوگرا (بنگال)
(۲۳) مولوی علی بن عبد القادر صاحب بی اے ایل ایل بی احمدیہ ہاؤس بھاگل پور شہر
(۲۴) مولوی عبد الرب صاحب سٹوڈنٹ ایم اے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

نوٹ:۔ ۱۲ تا ۲۴ تک کے اصحاب کے نام مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے نے روانہ فرمائے ہیں۔ نظارت ہذا ان جملہ اصحاب کا شکریہ ادا کرتی ہے اور ان سے ...

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۸۹ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی نیشنل انڈسٹریل انشورنس کمپنی لیمیٹڈ جالندھر شہر

درخواست منجانب مسٹر جانکی داس چوپڑہ مینیجنگ ڈائرکٹر زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ کمپنی ہائے ہند

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مسٹر جانکی داس مینیجنگ ڈائرکٹر کمپنی مذکور نے ایک درخواست بدیں استدعا بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء کو عدالت ہذا میں گزرانی تھی۔ کہ عدالت ہذا سے ان تبدیلیوں کی تصدیق کرائی جائے۔ جو دی نیشنل انشورنس کمپنی لیمیٹڈ جالندھر شہر کے ایک غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ ۲ مارچ ۱۹۳۸ء میں کمپنی مذکور کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کی کلاز میں منظور کی گئی تھیں۔ از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۰ جون ۱۹۳۸ء کو بوقت دس بجے قبل دوپہر پیش ہو۔ لہٰذا جو شخص زیر ایکٹ مذکورہ بالا درخواست مذکورہ میں استدعا کردہ حکم کے اصدار کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

اگر کوئی شخص درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا ہونے کے بعد مہیا کی جائے گی۔ نیز اطلاع دی جاتی ہے کہ ایسوسی ایشن کا نیا میمورنڈم کمپنی مذکور کے دفتر میں دفتر کے اوقات کے دوران میں دیکھا جا سکتا ہے۔

آج بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم

(مہر عدالت) — جی۔ پی۔ سی۔ ایوٹیٹ اسسٹنٹ رجسٹرار

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۷ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی ہمالین ایئر فیریز لیمیٹڈ نئی دہلی اور درخواست منجانب پنڈت سیرا رام کونسلٹنگ انجنیئر ۱۔ مال لاہور زیر دفعات ۱۶۲، ۱۶۶ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پنڈت سیرا رام کانسلٹنگ انجنیئر ۱۔ مال۔ لاہور معادن کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۳۸ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۰ جون ۱۹۳۸ء کو پیش ہو۔ لہٰذا جو قرض خواہ یا معادن کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔ اگر کوئی قرض خواہ یا معادن کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا ہونے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم

(مہر عدالت) — جی۔ بی۔ سی۔ ایوٹیٹ اسسٹنٹ رجسٹرار

220

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قصور ۸ مئی۔ مسلمانوں کا ایک وفد ۸ مئی کو راجہ جنگ پہنچا اور وہاں کے مسلمانوں اور سکھوں سے نیز بعض افسران پولیس سے ملاقات کی اور متنازعہ معاملات پر یقین کے ساتھ گفت و شنید کی۔ بالآخر یہ قرار پایا کہ مسلمانان راجہ جنگ ۷ جولائی تک اذان کے متعلق سابقہ حالات کو برقرار رکھیں۔ اس کے بعد سکھ صاحبان، نمائندگان مسلم لیگ قصور اور افسر صاحبان سب ڈویژن کی موجودگی میں اذان کی موجودہ بندش کو کھول دیں گے۔ مسلمانان راجہ جنگ اس فیصلہ سے مطمئن ہیں۔

شملہ ۸ مئی۔ زراعتی ریسرچ کی امپیریل کونسل کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۵ و ۶ جولائی کو منعقد ہوگا۔ جس میں صوبوں کے وزراء اور ریاستوں کے وزراء اور کونسلوں کے ممبر شریک ہونگے۔

رنگون ۸ مئی۔ تازہ گزٹ میں اعلان شائع ہوا ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر برما نے اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ رنگون کے محکمہ خفیہ پولیس کی انسپکٹروں کی اسامیوں کے لئے عورتیں بھی بطور امیدوار پیش ہو سکتی ہیں۔

کوئٹہ ۸ مئی۔ افغان گورنمنٹ نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ افغانستان میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش کرے کہ اس نے ہیضہ کا ٹیکہ لگوا رکھا ہے۔

کراچی ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ سندھ گورنمنٹ اس امر پر غور کر رہی ہے کہ سندھ ... اگر ... قوانین کی تنسیخ کا بل اسمبلی کے اگلے سیشن میں پیش کر دیا جائے۔

کلکتہ ۸ مئی۔ حکومت بنگال اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام مقابلہ کے جو امتحانات ہونے والے ہیں ان کے پیش نظر کوچنگ کلاسیں کھولی جائیں۔

تاکہ بنگالی طلبا کو ہر قسم کی معلومات فراہم ہو سکیں۔

پراگ ۷ مئی۔ چیکو سلاویکا کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن اقلیت کو تناسب کے لحاظ سے حقوق دیئے جائیں گے۔ سلطنت گورنمنٹ اور پولیس میں بھی انہیں حصہ دیا جائیگا۔

شنگھائی ۸ مئی۔ چینیوں اور جاپانیوں کی طرف سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سوچاؤ کی صورت حالات نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس اہم ریلوے مرکز کے جنوب میں شدید جنگ جاری ہے۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ شہر کی مغربی فصیل میں گولہ باری سے سوراخ ہو گئے ہیں ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ سوچاؤ کے ایک لاکھ چینی جنوب مغرب کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ دوسری اطلاع مظہر ہے کہ جنوب مشرق کے راستہ چینیوں اور جاپانیوں میں نہایت شدید معرکہ جاری ہے۔ جس کی مثال گذشتہ لڑائیاں پیش نہیں کر سکتیں۔

شملہ ۸ مئی۔ آج لنکا شائر کے وفد اور ہندوستانی مشیروں نے علیحدہ علیحدہ مشورے کئے۔ امید ہے کہ کل مشترکہ اجلاس منعقد ہوگا اور جمعہ کو گفت و شنید کے نتائج شائع کر دیئے جائیں گے۔

بنگلور ۷ مئی۔ ریاست کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں میسور میں کانگرس کی ... کے بعد کانگرس لیڈروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اجلاس میں انڈین نیشنل کانگرس کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے انگلستان اور آئرلینڈ کے سمجھوتہ پر آج سے عمل شروع ہو گیا ہے۔

کراچی ۷ مئی۔ حکومت سندھ نے سات غیر سرکاری ماہرین تعلیم پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو صوبہ میں طرز تعلیم کی اصلاح کی تجاویز پر غور کرے گی۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بحری طاقت کی توسیع کے مسودہ پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں جس میں نئی تیاریوں کے لئے ۳۲۱ ملین سٹرلنگ کی منظوری دی گئی ہے۔

بمبئی ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد سے وائسرائے کے سرکاری طور پر استقبال میں شرکت کے متعلق جواب طلب کیا۔ ڈاکٹر خان صاحب نے وہ تمام وجوہات بیان کیں۔ جن کے زیر اثر وہ استقبال میں شرکت کے لئے مجبور ہوئے۔ مگر معلوم ہوا ہے انہوں نے اقرار کیا کہ وہ آئندہ کانگرس ہائی کمانڈ کی اجازت کے بغیر ایسے معاملہ کے متعلق اطلاع دیئے بغیر ایسا نہیں کریں گے۔

لاہور ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ مئی سنیچروار کو امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ نکلیگا

حیرت انگیز
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
رعایت
یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضا کی بناء پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے اس سلسلہ میں اب یہ رعایت ۲۵، ۲۶ و ۲۷ مئی کو دیجا رہی ہے۔ اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔"
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
ضعف بصر، گکرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پربال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔
حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔
اکسیر دمہ
اکسیر بچگان
بال اڑانیکی خوشبودار دوائی
مچھر پروف
تریاق درد گردہ
ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نوٹیفکیشن مطبوعہ اخبار ہذا ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء میں گارڈز کلاس فرسٹ۔ گریڈ فرسٹ (۶۰-۲/۵-۵۰-۵-۳۰) کی ٹریننگ کے لئے امیدواروں سے جو درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ایسے امیدواروں کی درخواستیں جو شرائط مقررہ (جو قبل ازیں شائع ہو چکی ہے) کو پورا کر رہے ہوں۔ اور ان کے پاس سینیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کسی امتحان پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ ہو۔ مجوزہ فارم پر ۲۳ مئی ۱۹۳۸ء تک براہ راست ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس پہنچ جانی چاہئیے۔ ایجنٹ

iemens
سیمن کے
ہوا عمدگی اور
کے لئے مشہور
بجلی کے سامان
کے تمام تاجر
سے مل سکتے
سیمن انڈ
لمیٹڈ
آفس
لاہور

قادیان کی جائداد

قادیان میں کسی قسم کی جائیداد بصورت زمین مکان یا دوکان بذریعہ بیع یا رہن خریدنے یا فروخت کرنے یا اس کے کرایہ پر لینے یا دینے کے انتظام کرنے کیلئے جنرل سروس کمپنی کی خدمات حاضر ہیں۔ مینجر

بیمار ← خبردار

اگر آپ ڈاکٹروں کے خرچ برداشت نہیں کر سکتے یا دیہات میں دوائی میسر نہیں آتی اور کسی مرض کے متعلق مشورے کی ضرورت ہے۔ تو مجھے لکھئے۔ ہومیو پیتھک علاج موزوں ہو گا

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنگشن۔ یوپی

جگرو

جگرو جگر اور طحال کے تمام امراض کا مجرب اور واحد علاج ہے اس کے استعمال سے جگر اور طحال کی ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ معدہ و امعاء کا ضعف کمی اشتہا۔ پرانی بدہضمی۔ قبض دائمی نفخ معدہ و امعاء و بواسیر ریاحی کیلئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ جلدی امراض جو بالعموم نظام انہضام کے نتیجہ ہی سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے باقاعدہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اور آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ترکیب استعمال:۔ پانچ ماشہ دو تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

مینجر ویدک یونانی دواخانہ۔ دہلی